کسی کے پھلدار درخت سے پھل لینے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

یوکے میں لوگوں کے گھروں میں پھلوں کے درخت لگے ہوتے ہیں جن کی شاخیں ساتھ والے گھر میں آ جاتی ہیں۔ ان درختوں کے پھل نہ تو ان کے اپنے مالک توڑتے ہیں اور نہ ہی پڑوسی کی طرف سے کوئی توڑتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پھل گر کر ضائع ہو جاتے ہیں۔ اب اگر پڑوسی اپنی طرف گری ہوئی ان شاخوں سے پھل اٹھا لیں تو کیا حکم ہوگا؟ رہنمائی فرما دیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر درختوں سے پھل توڑنے یا گرے ہوئے پھلوں کے کھانے کی مالک کی طرف سے صراحتاً یا دلالتاً (عرف وعادت کی وجہ سے) اجازت ہو یا معلوم ہو کہ مالک کو ناگوار نہیں ہوگا تو کھا سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے "إذا مر الرجل بالثمار في أيام الصيف وأراد أن يتناول منها والثمار ساقطة تحت الأشجار، فإن كان ذلك في المصر لا يسعه التناول إلا إذا علم أن صاحبها قد أباح إما نصا أو دلالة بالعادة، وإن كان في الحائط، فإن كان من الثمار التي تبقى مثل الجوز وغيره لا يسعه الأخذ إلا إذا علم الإذن، وإن كان من الثمار التي لا تبقى تكلموا فيه قال الصدر الشهيد رحمه اللہ تعالى والمختار أنه لا بأس بالتناول ما لم يتبين النهي، إما صريحا أو عادة، كذا في المحيط. والمختار أنه لا يأكل منها ما لم يعلم أن أربابها رضوا بذلك، كذا في الغياثية۔۔۔ وأما إذا كانت الثمار على الأشجار فالأفضل أن لا يأخذ من موضع ما إلا بالإذن إلا أن يكون موضعا كثير الثمار يعلم أنه لا يشق عليهم أكل ذلك فيسعه الأكل، ولا يسعه الحمل" ترجمہ: اگر کوئی شخص گرمیوں کے دنوں میں پھلوں کے پاس سے گزرے اور چاہے کہ ان میں سے کچھ لے لے، اور وہ پھل درختوں کے نیچے گرے ہوئے ہوں، تو اگر وہ شہر کے اندر ہے تو اس کے لیے لینا جائز نہیں ہوگا، مگر اس وقت جب اسے معلوم ہو کہ مالک نے اجازت دی ہے یا تو صراحتاً یا دلالۃً وہاں کی عادت سے معلوم ہو۔ اور اگر وہ باغ میں ہو، تو اگر وہ پھل ایسے ہیں جو باقی رہتے

ہیں، جیسے اخروٹ وغیرہ، تو انہیں لینا جائز نہیں، جب تک اجازت کا علم نہ ہو۔ اور اگر وہ پھل ایسے ہیں جو باقی نہیں رہتے (یعنی جلد خراب ہو جاتے ہیں) تو اس بارے میں فقہا نے کلام کیا ہے۔ صدر شہید رحمہ اللہ نے فرمایا: مختار یہ ہے کہ ان کو لینے میں حرج نہیں، جب تک واضح طور پر منع ثابت نہ ہو، چاہے صراحتًا یا عرفاً، جیسا کہ محیط میں ہے۔ (البتہ) مختار یہ ہے کہ جب تک معلوم نہ ہو کہ مالکان اس پر راضی ہیں، تب تک نہ کھائے، اسی طرح غیاثیہ میں ہے۔ اور اگر پھل درختوں پر لگے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کسی جگہ سے نہ لے مگر اجازت کے ساتھ، مگر یہ کہ وہ جگہ ایسی ہو جہاں پھل بہت زیادہ ہوں اور یہ معلوم ہو کہ ان کا کھانا مالکان پر دشوار نہیں، تو اس وقت کھا سکتا ہے، لیکن ساتھ لے جانا جائز نہیں۔

(فتاوی عالمگیری، جلد5، صفحہ339، 340، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "درختوں سے پھل توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں، مگر جبکہ پھلوں کی کثرت ہو معلوم ہو کہ توڑ کر کھانے میں بھی مالک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے، مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے پھل اٹھا لائے۔ ان سب صورتوں میں عرف و عادت کا لحاظ ہے اور اگر عرف و عادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالک کو ناگواری ہو گی تو کھانا جائز نہیں۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ 16، صفحہ380، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4244

تاریخ اجراء: 11 جمادی الثانی 1446ھ/14 دسمبر 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net